بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Regd. No. L 5254 ★ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

لاہور

ٹیلیفون نمبر ۳۹۶۹

تار کا پتہ:- ڈیلی الفضل لاہور

155

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم: پنج شنبہ ★ ۲۱ ربیع الاول سنہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۲/۸ ★ ۱۸ نبوت ۱۳۳۳ ہش ★ ۱۸ نومبر ۱۹۵۴ء ★ نمبر ۲۰۳

پنجاب یونیورسٹی کے تحقیقاتی کمیشن کی سفارشات کا خلاصہ شائع کر دیا گیا

لاہور ۱۷ نومبر۔ آج پنجاب یونیورسٹی کے تحقیقاتی کمیشن کی سفارشات کا خلاصہ شائع کر دیا گیا۔ ان سفارشات کی رو سے ثانوی جماعتوں کی نچلی جماعتوں میں مذہبی تعلیم لازمی قرار دی جائے گی۔ انگریزی کی جگہ اردو کو ذریعہ تعلیم بنانے کے متعلق کہا گیا ہے کہ ابھی سات سال تک انگریزی کو ہی ذریعۂ تعلیم رہنے دیا جائے۔ اس کے بعد محکمہ تعلیم اور یونیورسٹی اس مسئلہ پر پھر غور کرے۔ سفارشات میں کہا گیا ہے۔ کہ ڈگری جماعتوں کی تعلیم کی مدت تین سال ہونی چاہئیے۔ انڈر گریجوایٹ اور پوسٹ گریجویٹ طلباء کے لئے سائنس کی تعلیم کا سارا انتظام یونیورسٹی اپنے ہاتھوں میں لے۔ کمیشن نے لاہور میں یونیورسٹی کا علیحدہ علاقہ قائم کرنے کی سفارش بھی کی ہے۔ اگر یونیورسٹی کا علیحدہ علاقہ قائم کرنے کی سفارش مان لی گئی۔ تو حکومت کو کئی سال تک ہر سال بیس لاکھ روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔

الجزائر کے قوم پرستوں نے فرانسیسی حملوں کا زور کم کرنے کیلئے نئے مقامات پر حملے شروع کر دیئے

فرانس کی طرف سے مصری نشریات کے خلاف احتجاج۔ ان نشریات کے ذریعہ لوگوں کو بغاوت کے لئے ابھارا جاتا ہے

الجزائر ۱۷ نومبر۔ الجزائر کے قوم پرستوں نے فرانسیسی دستوں کو العریش کی پہاڑیوں سے نکالنے کے لئے نئی فوجی کارروائی شروع کر دی ہے۔ قوم پرستوں نے دو نئے مقامات پر حملے کئے ہیں ایک العریش کی پہاڑیوں کے جنوب مغربی سرے پر دسکرہ نامی قصبے کے قریب اور دوسرا تنتبہ کے مقابل کی پہاڑیوں پر جو العریش کی پہاڑیوں کے وسطی حصے سے ۷۵ میل جنوب کی طرف ہے ان حملوں کے بارہ میں تفصیلات ابھی تک موصول نہیں ہوئیں۔

ادھر فرانسیسیوں نے دعوٰی کیا ہے۔ کہ وہ العریش کے ایک گاؤں لستیو پر جن قوم پرستوں نے حملہ کیا تھا۔ ان میں سے سات کو گرفتار کر لیا گیا ہے ادھر الجزائر کے ریذیڈنٹ جنرل نے مصری نشریات کے خلاف پھر احتجاج کیا ہے۔ اس نے کہا ہے کہ ان نشریات سے الجزائر کے قوم پرستوں کو بغاوت پھیلانے کی ترغیب دی جاتی ہے

اردن کی پارلیمنٹ نے الجزائر میں فرانس کی پالیسی کے خلاف اس سے احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

★ نیویارک ۱۷ نومبر اقوام متحدہ کی تعلیمی سائنسی اور معاشرتی کونسل میں پاکستان کے اعلیٰ نمائندے ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے کونسل پر زور دیا ہے کہ وہ پرانی اسلامی کتابوں کا ترجمہ کرائے تاکہ اسلام نے امن کا جو پیغام دیا ہے۔ اس کی ساری دنیا میں اشاعت ہو سکے اور اس طرح اسلامی تہذیب تمدن کے متعلق غلط فہمیاں بھی دور ہو جائیں۔

مشرقی بنگال کے عوام سے گورنر جنرل کی اپیل

ڈھاکہ ۱۷ نومبر گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے مشرقی بنگال کے لوگوں سے اپیل کی ہے کہ پاکستان کو مضبوط اور مستحکم بنانے کے لئے وہ دوسرے صوبوں کے ساتھ ملکر کام کریں۔ انہوں نے کہا ہے کہ لوگوں کو بعض شر پسند عناصر کے پراپیگنڈے سے گمراہ نہ ہونا چاہیئے۔ وزیر داخلہ میجر جنرل سکندر مرزا نے کہا ہے کہ ہم سے کہا جاتا ہے کہ صوبہ میں پارلیمانی زندگی بحال کی جائے۔ لیکن اس سلسلہ میں دو امور غور طلب ہیں۔ پہلا یہ کہ کس شخص کو وزارت اعلےٰ کے اختیارات سونپے جائیں۔ دوسرا یہ کہ اس شخص کو اسمبلی کے کتنے ممبروں کی حمایت حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ کئی اشخاص نے دعوٰے کیا ہے کہ انہیں اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔ مولانا بھاشانی کے متعلق وزیر داخلہ نے کہا کہ ان کی تقریروں اور سرگرمیوں کا مطالعہ کرنے سے ہمیں پورا یقین ہو گیا ہے کہ اگر ان کو کام کرنے کی آزادی دی گئی۔ تو وہ نا اتفاقی اور انتشار پھیلائیں گے۔

سندھ میں جاگیرداری ختم کر دی جائیگی

کراچی ۱۷ نومبر سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر محمد ایوب کھوڑو نے کہا ہے کہ سندھ میں جاگیرداری عنقریب ختم کر دی جائے گی۔ اور جاگیرداروں کی زمینیں ان ہاریوں میں تقسیم کر دی جائیں گی۔ جن کے پاس زمینیں نہیں ہیں۔ انہوں نے ہاری کمیٹی کے صدر مسٹر حیدر بخش جتوئی کو آج ایک ملاقات میں اس کا یقین دلایا۔

عرب مہاجرین اپنے وطن کو واپس جانا چاہتے ہیں

نیویارک ۱۷ نومبر اقوام متحدہ کے اس ادارے کے ڈائریکٹر نے جس کا تعلق نو لاکھ عرب مہاجرین کی امداد سے ہے۔ اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے۔ کہ مہاجرین کی بڑی تعداد اب بھی اپنے وطن کو واپس جانے کی خواہشمند ہے۔ انہوں نے اقوام متحدہ کی خاص سیاسی کمیٹی میں یہ رپورٹ پیش کی تھی۔ جو عرب ۴

مہاجرین کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے

محکمہ تعلیم کی طرف سے ناشروں کو رعایت

لاہور ۱۷ نومبر۔ محکمہ تعلیم پنجاب نے فیصلہ کیا ہے کہ جن ناشرین نے ۱۰ نومبر ۱۹۵۴ء کو اپنی مڈل کی کتابیں بغرض منظوری پیش نہیں کیں۔ اب وہ اپنی کتابیں ۴ دسمبر ۵۴ء تک پیش کر سکتے ہیں۔ مصنفین وغیرہ کی فہرستیں محکمہ کے پاس ۲۷ نومبر ۵۴ء سے پہلے پہونچ جانی چاہئیں۔

۴ کو ۲ ۵۴ ۵ من کو پہونچ گئی ہے

ضلع سیالکوٹ میں مچھلی فارم

لاہور ۱۷ نومبر پنجاب کے فشریز ڈیپارٹمنٹ نے گذشتہ چار سال میں ضلع سیالکوٹ میں ۵۵ مچھلیوں کے بچوں کے اور ۷ مچھلی فارم قائم کئے ۱۹۵۱ء سے پہلے اس جگہ میں اس طرح کا کوئی فارم نہیں ہوتا تھا۔

اسی ضلع میں ۱۹۵۰ میں ۳۱۸۸ من مچھلی پیدا ہوئی تھی سنہ ۱۹۵۴ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ مقدار بڑھ کر

مغربی پاکستان کا ایک یونٹ بنانے کی حمایت

کراچی ۱۷ نومبر سندھ کی قانون ساز اسمبلی کے سات اور ممبروں نے سارے مغربی پاکستان کو ایک یونٹ بنانے کی حمایت کی ہے۔ انہوں نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ اگر سندھ کے مفاد بحقہٖ محفوظ رہیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ سارے علاقے کی ایک ہی وحدت ہو بیان میں کہا گیا ہے کہ ہمیں امید ہے کہ موجودہ کابینہ حالات کو جلد از جلد بہتر بنانے کی ہر ممکن کوشش کرے گی

ہندوستان کو امریکی امداد

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ ہندوستان کے وزیر خزانہ مسٹر دیشمکھ نے ہندوستانی پارلیمنٹ میں بتایا ہے کہ پچھلے مالی سال کے آخر تک ہندوستان کو جو امداد ملی تھی۔ وہ سو فی صدی عطیہ کی صورت میں تھی۔ موجودہ مالی سال میں امریکی امداد کا نصف حاصل زرعی امداد کی شکل میں ملے گا۔ جس میں گیہوں اور کپاس بھی ہو گی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ جو بنک روپیہ پرتگالی مقبوضات کو بھیجتے ہیں۔ ان پر پابندی عائد کر دی جائے۔

★ لاہور ۱۷ نومبر جناب اللہ نواز خاں ترین پی ایس پی سپرنٹنڈنٹ پولیس منٹگمری سے پنجاب کنسٹیبلری لاہور میں بحیثیت کمانڈنٹ تبدیل کر دیے گئے ہیں۔ اس تبادلے پر فوری طور پر عملدرآمد ہو گا۔

خان قربان علی خاں نے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا

پشاور ۱۷ نومبر۔ صوبہ سرحد کے گورنر خان قربان علی خاں نے آج تیسری بار اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔ سرحد کے جوڈیشل کمشنر نے حلف لینے کی رسم ادا کی۔ دو سو سرکردہ اشخاص اس موقعہ پر موجود تھے۔ حلف اٹھانے کے بعد توپ خانہ نے سترہ توپوں کی سلامی دی

منصوبہ بندی بورڈ میں زرعی اصلاحات کا شعبہ

کراچی ۱۷ نومبر منصوبہ بندی کے بورڈ نے زرعی اصلاحات کا علیحدہ شعبہ قائم کیا ہے۔ جو زراعت کے متعلق چند سوالوں کا جواب تیار کرے۔ بورڈ جن سوالوں کا جواب تیار کرے گا اس میں ان صوبوں میں جاگیرداری ختم کرنے کا سوال بھی ہے۔ جہاں جاگیرداری ممنوع قرار نہیں دی گئی۔ یہ شعبہ تمام صوبوں کے لگان داری کے قانون میں یکسانیت پیدا کرے گا۔ زرعی حالت کی پوری طرح چھان بین کرے گا۔ اور زراعت کا ایسا طریقہ بتائے گا۔ جو تمام صوبوں کی ضرورتوں اور حالات کے مطابق ہو۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

کلام النبی صلے اللہ علیہ وسلم

سات برس کے بچہ کو نماز کا حکم

عن ابن سبرۃ عن ابیہ عن جدہٖ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مروا الصبیّ بالصلوٰۃ اذا بلغ سبع سنین واذا بلغ عشر سنین فاضربوہ علیھا

(سنن ابوداؤد)

ترجمہ:- ابن ابی سبرہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچے کو نماز کا حکم دو۔ جب وہ سات برس کا ہو جائے۔ اور جب دس برس کو پہونچ جائے اور نماز نہ پڑھے تو سزا دو۔

بہتا ہے اسی خاک سے اسلام کا دھارا

فردوس کی تصویر ہے ربوہ کا نظارا ۔ بہتا ہے اسی خاک سے اسلام کا دھارا
قربان تری خاک پہ اے ارضِ دل آرا ۔ "یہ دشت یہ کہسار یہ دریا کا کنارا
رہتا ہے اسی دیس میں محبوب ہمارا"

اللہ رے مشکوٰۃ نبوت کے یہ لمحات ۔ پُر نور ہُوا خطۂ پروردۂ ظلمات
ہے سایہ فگن آج یہاں رب سمٰوٰت ۔ "یہ دیس جہاں خاک اڑا کرتی تھی دن رات
اس دیس سے یہ نکلا ہے اسلام کا دھارا"

پرشور تھا کل تک تو یہی خطۂ خاکی ۔ بنجر سے علاقہ میں کہاں جلوہ ہستی
یہ فیض مسیحا ہے کہ قدرت ہے خُدا کی ۔ "لے سکتی نہ تھی سانس جہاں گھاس کی پتی
ہے اس جگہ سرسبز درختوں کا نظارا"

الطاف نہیں ہم پہ کہ احسان نہیں ہیں ۔ کب ایزدی اکرام کے فیضان نہیں ہیں
بیچارگی پر اپنی پریشان نہیں ہیں ۔ "دولت نہیں قوت نہیں سامان نہیں ہیں
اللہ کے بندوں کو ہے اللہ کا سہارا"

ہر چند کہ آتش کو مصائب بھی ہوں گھیرے ۔ بیدار پہ آمادہ ہوں تقدیر کے پھیرے
باتیں ہوں غم و رنج کی ہر شام سویرے ۔ "چھا جائیں ہزار آنکھ میں تنویر اندھیرے
دل میں تو چمکتا ہے محبت کا ستارہ"

(سردار بہادر کالونی چاٹگام)

ولادت

(۱) خاکسار کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے تیسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مولود کا نام منیر الدین تجویز فرمایا ہے۔ احباب سے نومولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نظام الدین احمد نگر

(۲) میری ہمشیرہ امۃ العزیز صاحبہ کو خدا تعالےٰ نے چھ لڑکیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرماویں کہ خدا تعالےٰ بچے کو لمبی عمر عطا فرمائے۔ خادم دین بنائے۔ اور ماں باپ بہن بھائیوں کے لئے باعث راحت ہو۔ (امۃ اللہ صالحہ نصرت مدرسۃ البنات کنری سندھ)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے

نابینائی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک آنکھوں کی نابینائی ہے۔ اور دوسری دل کی۔ آنکھوں کی نابینائی کا اثر ایمان پر کچھ نہیں ہوتا مگر دل کی نابینائی کا اثر ایمان پر پڑتا ہے۔ اس لئے یہ ضروری اور بہت ضروری ہے کہ ہر شخص اللہ تعالےٰ سے پورے تذلل اور انکسار کے ساتھ ہر وقت دعا مانگتا رہے۔ کہ وہ اسے سچی معرفت اور حقیقی بصیرت اور بینائی عطا کرے۔ اور شیطان کے وساوس سے محفوظ رکھے۔ (ملفوظات)

نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب اور عہدیداران مرکزیہ کی تشکیل

حسب اعلان اور حسب ہدایت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ شوریٰ خدام الاحمدیہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۵ نومبر ۱۹۵۳ء میں نائب صدر مرکزیہ کا انتخاب عمل میں آیا۔ یہ اجلاس مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نائب صدر اول کی صدارت میں ہوا۔ حضور کی ہدایت کے مطابق شوریٰ کے تجویز کردہ چھ نام حضور کی خدمت میں پیش کئے گئے۔ جن میں سے مندرجہ ذیل ناموں کی منظوری کا اعلان خود حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اجتماع میں فرمایا۔

۱ - نائب صدر اول ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
۲ - نائب صدر دوم ۔ مکرم سید داؤد احمد صاحب

اس انتخاب کے ساتھ سال رواں کی عہدیداران مرکزیہ کی تشکیل حسب ذیل ہوئی

عہدہ	نام
نائب صدر اول	مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب
نائب صدر دوم	مکرم سید داؤد احمد صاحب
معتمد و مہتمم اشاعت	مکرم مولوی محمد صدیق صاحب
نائب معتمد	سید عبد الباسط
مہتمم مال	چوہدری سعید احمد صاحب عالمگیر
مہتمم وقار عمل	پروفیسر نصیر احمد صاحب
مہتمم تعلیم	مولوی غلام باری صاحب سیف
مہتمم تربیت و اصلاح	مولوی مقبول احمد صاحب
مہتمم تبلیغ	چوہدری شبیر احمد صاحب
مہتمم خدمت خلق	حسن محمد خاں صاحب عارف
مہتمم تنفیذ	مولوی نور الحق صاحب تنویر
مہتمم تجنید	میر مسعود احمد صاحب
مہتمم تحریک جدید	مولوی محمد احمد صاحب ثاقب
مہتمم عمومی	ملک محمد اشرف صاحب
مہتمم اطفال	چوہدری صلاح الدین صاحب
مہتمم ذہانت و صحت جسمانی	ملک محمد رفیق صاحب
محاسب	چوہدری ناصر الدین صاحب

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دُعا

(۱) محترم مولوی غلام نبی صاحب مصری چند روز سے بعارضہ بخار سخت بیمار ہیں۔ درویشان قادیان و بزرگانِ سلسلہ کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔ (ناصر احمد پرویز ربوہ)

(۲) مکرم جناب سیٹھ محمد عبد الحی صاحب احمدی امیر جماعت احمدیہ یادگیر تقریباً عرصہ بیس سال سے مرض دمہ کے مریض ہیں۔ جسمانی کمزوری اور پے در پے دمہ کے حملوں کی وجہ سے اب یہ نوبت آگئی ہے کہ روزانہ دس بارہ اور کبھی پندرہ انجکشن دینے پڑتے ہیں۔ تب بھی دمہ کے مرض کے حملے نہیں رکتے اور جسمانی صحت حد درجہ گرگئی ہے۔ احباب سے عاجزانہ التجا ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ سیٹھ صاحب موصوف پر کامل رحم فرماتے ہوئے اور انہیں اس مرض سے صحت کاملہ اور شفاء عاجلہ عطا فرمائے۔ اور انہیں دین کی خدمت کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (محمد اسمٰعیل مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ یادگیر)

(۳) خاکسار کو تانگہ پر سے گر جانے کی وجہ سے سخت چوٹیں آئی ہیں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (عبد الحق سیکرٹری مال صدر گوگیرہ ضلع منٹگمری)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۵۴ء

عبرت انگیز

مصر میں اس وقت جو ہو رہا ہے۔ وہ تمام اسلامی ممالک کے لیڈروں۔ راہنماؤں، صحافیوں، صاحبان تدبر فکر و غور کرنے والوں، سیاسی اور دیگر قسم کی جماعتوں کے لئے سامان عبرت مہیا کرتا ہے۔ اگر کوئی عبرت حاصل کرنا چاہے کچھ مدت سے مصر میں اخوان المسلمون کی ایک جماعت چلی آتی ہے، جس کا ادعا یہ ہے کہ یہاں اسلام کے اصولوں کے مطابق حکومت قائم کی جائے۔ اور جس کا نظریہ یہ ہے کہ دین سیاست ہے۔ اور سیاست دین ہے۔ چونکہ یہ جماعت اسلامی اصولوں کے مطابق حکومت قائم کرنے کی دعویدار ہے۔ اس لئے لازماً وہ ایسا اسی وقت کر سکتی ہے۔ جب اقتدار پر اس کا براہ راست قبضہ ہو۔ اس کے نزدیک اب تک جو حکومتیں قائم ہوئی ہیں، ان میں سے کوئی بھی یہ کام نہیں کر سکتی اور اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے وہ آئینی طریقوں تک اپنی سرگرمیاں محدود رکھنے کی قائل نہیں۔ اس کا نظریہ یہ ہے کہ اقتدار پر بزور قبضہ کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے یہ جماعت مصر میں قائم ہوئی ہے۔ وہ ہر حکومت کے ساتھ الجھتی چلی آئی ہے۔ جس کا نتیجہ اکثر خونریزی کی صورت میں نکلتا رہا ہے

بات یہ ہے کہ اخوان کی جماعت جبر سے اقتدار پر قبضہ کرنے کی قائل ہے۔ اس کی ماضی کے حالات سے ثابت ہوتا ہے، ہمیں اس کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں، پچھلے دنوں جو انقلاب مصر میں ہوا۔ اور جس کے نتیجہ میں فاروق شاہ مصر کو ہٹا کر وہاں فوجی کونسل کی حکومت قائم ہوئی۔ اس میں اخوان پیش پیش تھے۔ اور انہوں نے اس انقلاب میں فوجی کو ب لانے والوں کی پوری پوری مدد کی تھی۔ ان کا خیال تھا کہ اس انقلاب کے ذریعہ وہ خود برسر اقتدار آ جائیں گے۔ مگر ایسا نہ ہوا۔ بلکہ فوج کے جو افسران سے ساز باز رکھتے تھے۔ بعد میں وہ اتنے با اثر ثابت نہ ہوئے۔ جب مصر میں سیاسی پارٹیوں کی تطہیر کی مہم شروع ہوئی۔ تو اخوان کو بھی دعوت دی گئی۔ کہ وہ یا تو سیاست سے الگ رہ کر دینی اصلاح کا کام کریں۔ اور یا پھر قواعد کی پابندی کریں۔ جو سیاسی پارٹیوں کے لئے کونسل نے وضع کئے ہیں۔ اس وقت، اخوان کے راہنماؤں نے اپنی جان بچانے کے لئے مختلف گرگول مول موقف اختیار کئے مگر اندر ہی اندر انہوں نے حکومت کے خلاف اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں۔ اور سازشیں پکاتے رہے۔ چونکہ ان کے پاس اسلام کے نام کا سحر ہے۔ اس لئے انہیں یقین ہے۔ کہ مصری چونکہ اکثر مسلمان ہیں۔ اس لئے حکومت پر غیر اسلامی اخلاق کے الزامات لگا کر عوام کو اس کے خلاف بھڑکا لینا آسان ہے ؛

شائد انہیں یہ زعم تھا کہ جس طرح مصر میں پہلے ان کی مدد سے انقلاب برپا ہو چکا ہے۔ اب وہ پھر انقلاب برپا کر کے خود اقتدار پر قابض ہو سکتے ہیں۔ مگر ان کا یہ زعم غلط ثابت ہوا۔ اور حالیہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ عوام اور فوج پر اخوان کا وہ اثر نہیں ہے۔ جو فوجی کونسل کے ارکان کا اثر ہے۔ اگرچہ انقلاب کے لئے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اچھی خاصی تیاری کر رکھی تھی۔ چنانچہ کئی مقامات پر ان کے اسلحہ خانے ملے ہیں۔ اور پولیس کے ساتھ جھڑپیں بھی ہوئی ہیں۔

اخوان نے نہر سویز کے حالیہ معاہدہ کو جو کہ کرنل عبدالناصر برطانیہ کے ساتھ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں آڑ بنایا جس سے ان کی غرض یہ تھی۔ کہ اس معاہدہ کی برائیاں بیان کر کے وہ مصری عوام کو اپنے ساتھ ملا سکیں گے کرنل عبدالناصر نے ان پر یہ الزام لگایا تھا۔ کہ اخوان کی انگریزوں سے سازباز ہے۔ اور ان کے مرشد عام ہضیبی نے ان کے ساتھ الگ معاہدہ کرنے کی کوشش کی ؛

حقیقت یہ ہے کہ انگریز کسی صورت سویز کو خالی کرنا پسند نہیں کرتا تھا۔ اور یہ بات قرین قیاس ہے کہ انگریز نے اخوان کے مرشد عام کو ملک میں ایسی صورت حال پیدا کرنے کا آلۂ کار بنانے کی کوشش کی ہو۔ کہ کسی طرح انخلاء کا معاملہ پھر کھٹائی میں پڑ جائے۔ جو اسلحہ خانے اخوان کے قبضہ سے پکڑے گئے ہیں۔ ان کی موجودگی بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے۔ کہ اخوان کی کسی نہ کسی بیرونی طاقت سے سازباز ضرور ہے۔

اس ضمن میں مصر کے ونگ کمانڈر جمال سالم کے اخوان کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کرنا ظاہر کرتا ہے، کہ ان کی سازش نہایت گہری تھی۔ ونگ کمانڈر جمال سالم نے اخوان کے متعلق کہا ہے۔

"قسم ہے خدا کی تم ایک بدنام گروہ اور نشاب اسلام ہو اور میرا ذاتی احساس ہے کہ اسلام تمہارے ہاتھوں جیسا رسوا اور پست ہوا ہے ایسا کبھی نہیں ہوا۔ نام نہاد اخوان المسلمون کا گروہ جھوٹوں، بزدلوں اور فریب بازوں کا گروہ ہے"۔

ان الفاظ سے پتہ چلتا ہے کہ اخوان کی سرگرمیوں کی وجہ سے حکومت اور ان کے درمیان تلخیاں کس حد تک پہنچ گئی ہیں۔ آپ جمال سالم کو "مغرب زدہ" کہہ لیجئے۔ مگر پھر بھی یہ حقیقت اپنی جگہ قائم رہتی ہے۔ کہ اخوان کی سرگرمیاں بالضرور ایسی ہیں کہ جس سے مصر میں کم از کم خانہ جنگی کی صورت حال پیدا ہو سکتی ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا ایک اسلامی ملک میں ایسی صورت حال پیدا کرنا اسلام میں جائز ہے۔ اور پھر وہ بھی اسلام کے نام پر؟

اخوان اپنے اس کردار کا جواز ثابت کرنے کے لئے "معاہدہ سویز" کے نقائص کی آڑ لیتے ہیں۔ اور وہ یہ دعوے کرتے ہیں کہ یہ معاہدہ جیسا کہ فوجی کونسل نے برطانیہ کے ساتھ طے کیا ہے۔ مصر کے لئے "نتیجۃً" صحیح نہیں ہے۔ بفرض محال اخوان کے اس ادعا کو صحیح بھی تسلیم کر لیا جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا کسی اسلامی کہلانے والی جماعت کو یہ زیبا ہے۔ کہ وہ اس بات کو حکومت کے خلاف نہ صرف پروپیگنڈا کے طور پر استعمال کرے۔ بلکہ اس کے برخلاف مسلح بغاوت کی تیاریاں کرے۔ اور ملک کو خانہ جنگی کی آگ میں جھونک دے۔ اس کے لئے اسلامی طریق یہ تھا۔ کہ اخوان اپنا نظریہ حکومت کے سامنے پیش کرتے اور اسے مشورہ دیتے۔ اگر حکومت ان کا مشورہ قبول کر لیتی تو فبہا۔ اور اگر قبول نہ کرتی تو بہتر تو یہ تھا کہ خاموش ہو جاتے۔ ورنہ اظہار رائے کر دیتے۔ مگر حکومت کے خلاف اس مسئلہ پر پروپیگنڈا کر کے ملک میں اس کے وقار کو ضرب پہنچانے کی کوششیں ہی نہیں بلکہ سازش کرنا اور مسلح بغاوت کی تیاریاں کرنا تو ایک اسلام کے نام پر کھڑا ہونے والی جماعت کے لئے کسی طرح جائز نہیں سمجھا جا سکتا اسلام کے نزدیک ایسا کردار سراسر ناجائز ہے۔ اور نہ کوئی حکومت اس کو برداشت کر سکتی ہے ؛

اصل بات یہ ہے کہ اخوان المسلمون کا نظریہ ہی کہ "دین سیاست ہے اور سیاست دین ہے" غلط ہے اور ؎

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

کے مطابق اس جماعت کی بنیاد ہی فتنہ و فساد پر رکھی گئی ہے۔ اسلام میں ایسا کوئی اصول نہیں ہے۔ یہ اصول من گھڑت ہے۔ اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا کہ دین کے نام پر کوئی ایسی سیاسی پارٹی بنائی جائے۔ جس کا مقصد صالحین اور متقیوں کو برسر اقتدار لانا ہو۔ جن کے ذریعہ اسلامی حکومت قائم کی جائے۔ دراصل یہ حکومت قائمہ کے خلاف خروج کے مترادف ہے۔ اور اسلامی اصول کے مطابق اذا بویع الخلیفتین اقتلوا الآخر منهما۔ یعنے اگر دو خلیفے کھڑے ہو جائیں۔ جن کی بیعت کی جائے تو ان میں سے جو بعد میں کھڑا ہو۔ اس کا قلع قمع کر دینا چاہیئے۔ خواہ یہ دوسرا کتنا بھی جامع الشروط کیوں نہ ہو کیونکہ اسلام فتنہ و فساد کو قتل سے بھی زیادہ سخت جرم قرار دیتا ہے۔ اور کسی قیمت پر اس کی اجازت نہیں دیتا ؛

ظاہر ہے کہ اخوان المسلمون اور ایسی تمام جماعتیں، جو اسلامی ممالک میں بزور ملک پر اقتدار حاصل کرنے کے لئے اٹھی ہیں خلاف اسلام ہیں۔

اس تعلق میں ہم ذیل میں "صدق جدید" لکھنؤ سے مولانا عبدالماجد صاحب دریا آبادی کا ایک درد انگیز نوٹ جو انہوں نے "سچی باتیں" کے زیر عنوان تحریر فرمایا ہے نقل کرتے ہیں۔

مہلک خانہ جنگی مصر کی پہلی دو خبریں جو اب پرانی ہو چکی ہیں۔

"اسکندریہ ۲۸ اکتوبر۔ مصر کے وزیر اعظم کرنل جمال عبدالناصر یہاں جس وقت ایک جلسۂ عام میں تقریر کر رہے تھے۔ ان پر گولیوں سے حملہ کیا گیا۔ اور تابڑ توڑ چھ فیر ان پر ہوئے۔ لیکن نشانہ غلط کر گیا۔ جلسہ والوں نے غضبناک ہو کر حملہ آور کو گرفتار کر لیا اور پولیس کے حوالے کر دیا۔ اس فائرنگ سے سوڈانی وزیر زراعت زخمی ہوئے ایک گولی ان کی انگلی میں لگی۔ اور "ماذ آزادی" کا ایک رضاکار بھی زخمی ہوا۔ یہ حملہ آور اخوان المسلمین سے تعلق رکھنے والا محمد عبداللطیف ہے۔ جو پہلے بھی باغیانہ سرگرمیوں کے سلسلہ میں کئی بار گرفتار ہو چکا ہے"

قاہرہ ۲۸ اکتوبر۔ کل یہاں وزیر اعظم پر قاتلانہ حملہ کے خلاف بطور احتجاج مکمل

(باقی دیکھیں صہ۸ پر)

غریبوں کی امداد کا خاص موسم

اشتراکیت کے مقابلہ کا عملی طریق

از حضرت میرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

سردی کا موسم بڑی سرعت کے ساتھ آ رہا ہے۔ اور ہوائی خنکی غریبوں کے لئے کئی قسم کی مشکلات اور تکالیف کا سامان پیدا کر رہی ہے۔ اس موسم میں مفلس طبقہ کی ضروریات میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ سب سے پہلے تو گرم کپڑوں اور گرم بستر کی ضرورت اپنا احساس پیدا کرانا شروع کرتی ہے۔ کیونکہ گرمیوں کا نیم برہنہ جسم اور ٹوٹا ہوا بستر اور بے چھت کی چارپائی زندگی کو برقرار رکھنے کے لئے کافی نہیں ہوتی۔ اس کے ساتھ ہی غریبوں کو اپنے شکستہ جھونپڑوں کی مرمت کی فکر لاحق ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ تاکہ ہوا کے رخنوں کو بند کر کے اپنے بیوی بچوں اور خود اپنے آپ کو موسم کی تکلیف دہ اور نقصان رساں شدت سے محفوظ رکھ سکیں۔ پھر بیماریوں کے لحاظ سے بھی یہ موسم خاص احتیاط کا موسم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس موسم میں کئی بیماریاں زیادہ زور پکڑ جاتی ہیں۔ جن کے علاج معالجہ کی طرف زیادہ توجہ دینی پڑتی ہے۔ اس کے علاوہ بدن کی طاقت کو برقرار رکھنے کے لئے اس موسم میں خوراک بھی کسی قدر بہتر رکھنی ضروری ہوتی ہے۔ الغرض یہ موسم کئی لحاظ سے غریبوں کی ضروریات کو بڑھا دیتا ہے۔ لیکن چونکہ ان کے وسائل ان ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے متحمل نہیں ہوتے۔ اس لئے یا تو غرباء کا ایک طبقہ ناقابل برداشت مصیبتوں میں مبتلا ہو کر موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے۔ اور یا اپنی صحت کو برباد کر کے بیماری اور تلخی کی زندگی اختیار کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں باتیں اس جماعت کے لئے نہایت درجہ قابل شرم ہوتی ہیں جس کی طرف ایسا طبقہ منسوب ہوتا ہے۔

مگر اس قسم کے حالات کا سب سے بڑا نقصان اخلاقی اور دینی میدان سے تعلق رکھتا ہے۔ کیونکہ ان حالات میں بعض غریب افراد جو خدائی نظام کی حقیقت اور انسانی جدوجہد کے گہرے فلسفہ کو نہیں سمجھتے۔ وہ ایک طرف نعوذ باللہ خدا کے متعلق اور دوسری طرف سوسائٹی کے خوشحال طبقہ کے متعلق ناشکری کے جذبات میں مبتلا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ خدا نے ایک طبقہ کو تو اتنا امیر بنا دیا کہ اسے اپنی دولت کو سنبھالنا مشکل ہے اور دوسرے طبقہ کو اتنا غریب بنا دیا کہ وہ اپنا پیٹ پالنے اور اپنا تن ڈھکنے تک سے بھی معذور ہے دنیا میں یہ کیا نظام قائم کیا ہے۔ اور پھر ان لوگوں کا ایک حصہ جو زیادہ غور و فکر کی طاقت نہیں رکھتا۔ اس زمانہ کے سب سے بڑے فتنہ یعنی اشتراکیت اور کمیونزم کی طرف جھک جاتا ہے۔ جہاں اسے بظاہر پیٹ پالنے اور تن ڈھکنے اور سر چھپانے کی عام دعوت ملتی ہے۔ حالانکہ اگر دنیا میں صحیح طریق پر اسلامی نظام قائم کیا جائے اور دولت کو مناسب طریق پر گردش کرنے کی اس مشینری کو برسرکار لایا جائے۔ جو اسلام نے قائم کی ہے۔ تو ایک طرف انفرادی جائداد پیدا کرنے اور انفرادی جدوجہد کا پھل کھانے کا رستہ بھی کھلا رہتا ہے۔ اور دوسری طرف زکوٰۃ اور صدقات اور تقسیم ورثہ اور حرمت سود وغیرہ کے ذریعہ دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے سے بھی رکی رہتی ہے۔ اور امیروں کی دولت کا ایک حصہ لازماً کٹ کٹ کر غریبوں کو پہنچتا رہتا ہے۔ یقیناً اس زمانہ میں اشتراکیت کے فتنہ کو ہوا دینے والی سب سے بڑی چیز یہی ناگوار منظر ہے۔ کہ ایک طبقہ تو گویا دولت میں لوٹتا پوٹتا نظر آتا ہے۔ اور دوسرا طبقہ اپنا پیٹ بھرنے اور بدن ڈھکنے تک سے معذور ہے۔ کم از کم ہماری جماعت کو یہ سبق ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم اشتراکیت کا مقابلہ صرف چند فلسفیانہ باتوں کے ذریعہ نہیں کر سکتے بلکہ اس عملی نظام کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔ جو ہمارا پیارا مذہب اسلام دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔ جو ہر دو قسم کی انتہاؤں یعنی سرمایہ داری اور اشتراکیت سے بچ کر ایک وسطی طریق پر گامزن ہوتا ہے۔ اور ایک طرف افراد کے ذاتی حقوق اور ان کی ذاتی جدوجہد کو قائم رکھتا ہے۔ اور دوسری طرف خوشحال طبقہ کی دولت میں غریبوں کو سائل کے طور پر نہیں بلکہ حق دار کے طور پر حصہ دار بناتا ہے۔

بہرحال اب سردی کا موسم شروع ہے۔ اور جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے۔ اس موسم میں غریبوں کی ضروریات میں بہت اضافہ ہو جاتا ہے۔ جسے وہ اپنی محدود آمد سے پورا نہیں کر سکتے۔ پس جماعت کے خوشحال طبقہ کا فرض ہے کہ وہ حسب فرمان الٰہی اپنے اموال کا ایک حصہ اپنے غریب بھائیوں کی امداد میں خرچ کریں۔ یہ امداد زیادہ تر مقامی ہونی چاہیئے اور ہر ذی ثروت دوست کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے ماحول میں نظر ڈال کر اپنے غریب ہمسایوں کی امداد کو پہونچے۔ جو غریب بھائی موسم سرما کے کپڑوں سے محروم ہوں انہیں حسب استطاعت سردی کے کپڑے بنوا دئے جائیں۔ اگر طاقت ہو تو نئے کپڑے بنوا کر دئے جائیں۔ ورنہ غریبوں کے لئے مستعمل کپڑے بھی ایک نعمت ہوتے ہیں۔ جن غریب ہمسایوں کے پاس سردی کے موسم کے لحاظ سے لحاف وغیرہ نہ ہوں انہیں لحاف مہیا کئے جائیں۔ اگر کسی غریب کا مکان شکستہ ہے۔ اور ٹھنڈی ہوا کے رخنوں کو روکنے کے قابل نہیں۔ تو اسے مناسب امداد دے کر مکان درست کرا دیا جائے۔ اگر کوئی غریب بیمار ہے تو علاج کا انتظام کرا دیا جائے۔ یا دوائی کے لئے کچھ نقد امداد کر دی جائے وغیرہ وغیرہ اور گو الاقرب فالاقرب کا اصول بہرحال مسلم ہے۔ مگر عمومی رنگ میں یہ امداد بلا لحاظ فرقہ و مذہب ہونی چاہیئے۔ جو رحمۃ للعالمین نے جانوروں تک کی خدمت کو بھاری ثواب قرار دیا ہے۔ وہ یقیناً غربت اور تنگ حالی کے ماحول میں فرقہ اور مذہب کی حد بندی کو پسند نہیں فرماتا۔ اور حقیقۃً یہی وہ مؤثر طریق ہے۔ جس سے ہم ملک و قوم میں اشتراکیت کے بھوت کا عملی مقابلہ کر سکتے ہیں۔ اور اس میں غلط خوردہ مخالفین میں نیک اثر پیدا کرنے کا بھی بہترین ذریعہ ہے۔

اسی طرح چونکہ مرکز سلسلہ میں بھی ہمیشہ غرباء کا ایک معتد بہ طبقہ موجود رہتا ہے۔ اور مرکز کا اثر ساری جماعت پر پڑتا ہے۔ اس لئے اپنے صدقات کا کچھ حصہ مرکز میں بھی آنا چاہیئے۔ تاکہ جس طرح مرکز کی نیکی کا اثر تمام شاخوں پر پڑتا ہے۔ اسی طرح اگر مرکز میں کوئی خرابی پائے جیسی ہو۔ تو وہ بھی لازماً تمام جماعت پر اثر ڈالتی ہے۔ کیونکہ مرکز دل کے حکم میں ہے جس کے متعلق ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اذا فسدت فسد الجسد کلہ و اذا صلحت صلح الجسد کلہ الا و ھی القلب والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۳ء

عزیز جمال احمد مرحوم

از مکرم مستری نذر محمد صاحب ابن جمال احمد صاحب مرحوم بھاٹی گیٹ لاہور

میرا نوجوان اور پیارا بیٹا عزیز جمال احمد ۱۹۵۳ء کے فسادات میں بمقام لاہور شہید کر دیا گیا تھا اس کی لاش دستیاب ہونے پر ہم نے لاہور میں اسے امانتاً دفن کیا تھا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اس کی لاش مقبرہ بہشتی میں دفن کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ چنانچہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۵۳ء کو ہم اس کی لاش کا تابوت ربوہ لے گئے۔ جہاں نماز جنازہ پڑھنے کے بعد اسے موصیوں کے قبرستان میں سپرد خاک کیا گیا۔

عزیز جمال احمد یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو پیدا ہوا تھا۔ کل عمر ۱۷ سال ۵ دن پائی۔ میٹرک کا امتحان پاس کرنے کے بعد تعلیم الاسلام کالج لاہور میں تعلیم پا رہا تھا۔ مورخہ ۶ مارچ کو جبکہ فسادات زوروں پر تھے اندرون بھاٹی گیٹ لاہور اسے شہید کر دیا گیا۔ وفات والے دن نماز فجر غیر معمولی طور پر لمبی پڑھی۔ میں نے پوچھا۔ جمال احمد تم نے غیر معمولی طور پر لمبی نماز کیوں پڑھی کہنے لگا۔ اباجی آج میں نے اپنے مولا سے خوب خوب دعائیں مانگی ہیں۔

مرحوم جمال احمد نہایت نیک ہونہار اور مخلص بچہ تھا۔ خدام الاحمدیہ اور سلسلے کی دیگر تحریکات میں حصہ لیتا۔ نماز میں حتی المقدور باجماعت اور بڑی توجہ سے ادا کرتا تھا۔ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ سے غیر معمولی محبت تھی۔ سلسلے کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار رہتا تھا۔ آخر سلسلے ہی کی خاطر قربان ہونے کی اللہ تعالیٰ نے عزت بخشی ؎

این سعادت بزور بازو نیست

اس سے پہلے میرا ایک بچہ عزیز نیاز احمد بھی عین جوانی کے عالم داغ مفارقت دے گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے جمال احمد کو نوجوانی کی عمر تک پہنچایا۔ اس سے ہماری بڑی بڑی امیدیں وابستہ تھیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی نہاں در نہاں مشیت کے ماتحت آخر وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ گیا۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اب عزیز جمال احمد کا ایک ہی کمسن بھائی منیر احمد ہے۔ احباب سے عاجزانہ التجا ہے کہ اس کی صحت و عافیت کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے غیر معمولی طور پر لمبی برکتوں اور کامیابیوں سے معمور زندگی عطا فرمائے۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کی بہنوں کا بھی آپ حافظ ہو۔ اس کی والدہ کے لئے یہ ایک غیر معمولی طور پر انتہائی صبر آزما صدمہ تھا۔ اور ویسے بھی وہ اکثر [illegible] ان کے لئے بھی نیز میرے کاروبار کے لئے بھی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضا کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور ضرورت

۵

(از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ایم - اے مبلغ اسلام مقیم امریکہ)

زکوٰۃ دہندہ کا تحفظ

زکوٰۃ دہندہ کا صرف اتنا تحفظ ہی نہیں۔ جو اسلام نے کیا ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر یہ کہ اس کی ادائیگی میں ہر قسم کی بیگار سے جس کا نقشہ آج کل ہمیں نظر آتا رہتا ہے۔ اسے بچایا گیا ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ لا جلب ولا جنب ولا توخذ صدقاتھم الا فی دیارھم۔ (مسند ابوداؤد)

پس اس حدیث کے ماتحت زکوٰۃ کا وصول کرنے والا افسر لوگوں کو تنگ کرنے کے لئے ایک جگہ بیٹھا نہ رہے گا۔ اور یہ نہ ہوگا۔ کہ وہ لوگوں کو حکم دے۔ کہ وہ اپنے مالوں کو لے کر اس کے پاس پہنچیں۔ نہ ہی زکوٰۃ دینے والوں کے لئے یہ امر پسندیدہ ہوگا۔ کہ وہ اپنے اموال لے کر اس غرض کے لئے دور دور مقامات میں چلے جائیں۔ کہ محصل کو تکلیف نہ ہو۔ آج کل ہمیں آئے دن یہ نظارہ نظر آتا ہے۔ کہ ضلع کے ایک معمولی افسر کے لئے بھی غریب کاشتکاروں کو بسا اوقات پچاس پچاس میل کا بلا وجہ سفر کرنا پڑتا اور ناحق صعوبت اٹھانی پڑتی ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ دینے والے کو اس بیگار سے محفوظ کر کے اس کو اس کا جائز حق دلایا ہے۔ پھر قرآن کریم میں جہاں مساکین اور فقراء کو صدقات دینے کا حکم ہے۔ وہاں جا بجا ذوی القربیٰ کا لفظ پہلے آیا ہے۔ جس میں یہ ایک لطیف اور واضح اشارہ ہے۔ کہ زکوٰۃ کے اموال کے ایک حصہ کو اس قریہ یا شہر میں خرچ کیا جائے۔ جہاں سے وہ جمع کئے گئے ہیں۔ اس طرح ہر قریہ اور ہر مقام کو اپنا مناسب حق ملے گا۔ اور شہر کی عام اقتصادی اور تمدنی حالت بھی ترقی کر سکے گی۔ پس اس طرح زکوٰۃ دینے والے کے اپنے وجود کو بھی بے جا تکلیف سے بچایا گیا ہے۔ اور جس مقام میں وہ بستا ہے۔ اس کی فلاح و بہبود بھی اس کے اموال سے ہو سکے گی۔ گویا زکوٰۃ دینے والے اور اس کے ماحول دونوں کا مناسب تحفظ اسلام میں کیا گیا ہے۔

غرباء کی عزت نفس کا لحاظ

یہ ایک متفق علیہ حدیث ہے۔ کہ ان اللہ افترض علیھم صدقۃ توخذ من اغنیائھم وترد علی فقرائھم۔

اس حدیث میں توخذ اور ترد کے صیغہ ہائے مجہول بتا رہے ہیں۔ کہ زکوٰۃ کی تحصیل اور مصرف دونوں کا انتظام زکوٰۃ دینے والے کے ہاتھ میں نہیں۔ بلکہ حکومت کے ہاتھوں میں دیا گیا ہے۔ پس جب یہ انتظام حکومت کے ہاتھوں میں ہوگا۔ اور اغنیاء پر اس کی ادائیگی فرض ہو تو غرباء زکوٰۃ کو بطور حق حاصل کریں گے۔ اور ان کی عزت نفس مجروح نہ ہوگی۔ ان کا وقار قائم رہے گا۔ ان کی گردنیں اس بار سے خم نہ رہیں گی۔ کہ وہ فلاں دولتمند کے مرہونِ منت ہیں۔ وہ اپنے آپ کو درماندہ اور بے کس اور سوسائٹی کا نچلا طبقہ اور لعنت محسوس نہ کریں گے۔ بلکہ وہ عزت نفس اور وقار اور اعلیٰ جذبات کے ساتھ بغیر کسی شرمساری یا ذلت کے زندگی بسر کریں گے۔ نہ قوم کے لطیف جذبات کچلے جائیں گے۔ نہ پامال ہوں گے۔ اور زکوٰۃ کا ادارہ حکومت کے مضبوط ہاتھوں میں پورا فائدہ دے سکے گا۔

تطہیر و تزکیہ

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خطاب کر کے فرماتا ہے۔ خذ من اموالھم صدقۃ تطھرھم وتزکیھم بھا۔ اس آیت میں صدقات والزکوٰۃ کو مومنوں کی تطہیر و تزکیہ کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ اس میں تطہیر کا لفظ تمام نقائص اور کمزوریوں اور برائیوں سے پاکیزگی پر دلالت کرتا ہے۔ تو دوسری طرف تزکیہ کا لفظ ہے۔ جو بڑھنے اور بڑھانے کے معنی میں آتا ہے۔ گویا صدقات و زکوٰۃ سے اگر ایک طرف قوم اور قوم کے جمیع افراد کے نقائص دور ہو سکتے ہیں۔ تو دوسری طرف تمام خوبیاں اور اچھے اوصاف پیدا ہوتے ہیں۔ گویا صدقات کے ذریعہ سلب شر کا بھی انتظام کیا گیا ہے۔ اور کسب خیر کا بھی۔

تطہیر اموال

تطہیر کئی طرح سے ہو سکتی ہے۔ مثلاً اموال کی تطہیر ہے۔ زکوٰۃ سے اموال پاک ہو جاتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"زکوٰۃ کے فوائد میں سے ایک اور عظیم الشان فائدہ ہے۔ جس سے صوفیانہ مذاق کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ انسان جب مال کماتا ہے۔ تو خواہ وہ کتنی ہی کوشش کرے۔ کہ حرام مال اس کے مال میں شامل نہ ہو۔ لیکن یہ بات بالکل ناممکن ہے۔ کہ غلطی سے ناجائز مال اس کے مال میں مل نہ جائے۔ مثلاً ایک سوداگر کپڑا بیچتا ہے۔ اسے نہیں معلوم ہوتا۔ کہ اس میں سوراخ ہیں۔ اور کپڑا ناکارہ ہو چکا ہے۔ وہ خریدار کو دے کر قیمت لے لیتا ہے۔ اور گو اس سے غلطی سے ہی یہ کام ہوا ہے۔ لیکن جو روپیہ اس کے پاس آیا ہے۔ وہ اس کا حق نہیں۔ اور وہ اس کا مالک نہیں۔ گو بے علمی کی وجہ سے ہی اس پر اس نے قبضہ کیا ہے۔ اس مال کو کھا کر اس انسان کے گوشت پوست میں کوئی برکت پیدا نہ ہوگی۔ اور نہ اس کے دوسرے مال میں اس کے ذریعہ کوئی برکت ہوگی۔ لیکن جب یہ شخص سال کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت اپنے مال میں سے ایک حصہ زکوٰۃ کا نکالتا رہے گا۔ تو اس کا مال پاک ہوتا رہے گا۔ اور اگر کوئی حصہ مال کا غیر طیب تھا۔ تو وہ اس کی جان پر یا اس کے نفس پر خرچ نہ ہوگا۔ بلکہ یہ مال زکوٰۃ کے ذریعہ سے حقیقی مالک یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس واپس چلا جائے گا۔ اور اس کا مال طیب رہے گا۔ اور حلال مال کے کھانے اور استعمال کرنے سے اس کی ہر چیز میں برکت پیدا ہوگی۔" (برکاتِ خلافت)

تطہیر و تزکیہ اخلاق

اس کے علاوہ کئی پہلوؤں سے تطہیر اخلاق کا بھی موجب ہوگی۔ کیونکہ جب فقراء اور مساکین کو مالی مدد ملے گی۔ اور اسباب خورد و نوش مہیا ہوں گے۔ تو لازماً جرائم کی تعداد کم ہو جائے گی۔ اور نیکی کی رغبت بڑھے گی۔ پھر زکوٰۃ مکارم اخلاق کے پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ کیونکہ سخاوت۔ فیاضی۔ رافت رحمت۔ شفقت ایثار اور ہمدردیٔ خلق اللہ کے پاکیزہ اخلاق فاضلہ اس سے بڑھتے اور ترقی پاتے ہیں۔ پس زکوٰۃ اخلاق کی تطہیر اور تزکیہ دونوں کا موجب ہے۔ اگر ایک طرف قوم کے نقائص کو دور کرتی ہے تو دوسری طرف خوبیوں اور اوصاف عالیہ کے حصول کا ذریعہ بھی بنتی ہے۔ زکوٰۃ ہر لحاظ سے ترقی کا موجب ہے۔ کیا بلحاظ اخلاق فاضلہ کے پیدا کرنے کے اور کیا بلحاظ روحانیت کے بڑھانے کے اموال میں زیادتی کے استعدادوں اور صلاحیتوں کو بروئے کار لانے اور ان میں رفعت پیدا کرنے کے۔ تجارت میں فروغ کے اور افراد کی معاشرت کو اعلیٰ اور پاکیزہ طرز پر ڈھالنے کے۔ الغرض زکوٰۃ ہر رنگ میں فلاح اور ہر لحاظ سے کامیابی کا موجب ہے۔ اسی لئے خداوند تعالیٰ نے فرمایا۔ قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون والذین ھم عن اللغو معرضون۔ والذین ھم للزکوٰۃ فاعلون۔

جو قوم صلوٰۃ کو خشوع وخضوع سے ادا کر کے خدا کا حق ادا کرے۔ ہر قسم کے لغو سے احتراز کرے۔ اور پھر اس کے ساتھ زکوٰۃ کو اپنا شعار بنائے۔ اس کی کامیابی اور فلاح میں شبہ ہی کیسے ہو سکتا ہے؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ وہ مومن کہ جو پہلی دو حالتوں سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے۔ وہ صرف بیہودہ اور لغو باتوں سے ہی کنارہ کش نہیں ہوتا۔ بلکہ بخل کی پلیدی کو دور کرنے کے لئے جو طبعاً ہر ایک انسان کے اندر ہوتی ہے۔ زکوٰۃ بھی دیتا ہے۔ یعنی خدا کی راہ میں ایک حصہ اپنے مال کا خرچ بھی کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا نام اس لئے زکوٰۃ ہے۔ کہ انسان اس کی بجا آوری سے یعنی اپنے مال کو جو اس کو بہت پیارا ہے۔ للہ دینے سے بخل کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے۔ اور جب بخل کی پلیدی جس سے انسان طبعاً بہت تعلق رکھتا ہے۔ انسان کے اندر سے نکل جاتی ہے۔ تو وہ کسی حد تک پاک بن کر خدا سے جو اپنی ذات میں پاک ہے۔ ایک مناسبت پیدا کر لیتا ہے۔ ؎

کوئی اس پاک سے جو دل لگاوے
کرے پاک آپ کو تب اس کو پاوے

یہ مرتبہ پہلی دو حالتوں میں پایا نہیں جاتا۔ جن کا ذکر قرآن کریم پارہ ۱۸ میں بالفاظ ذیل مذکور ہے۔

(۱) قد افلح المومنون الذین ھم فی صلاتھم خاشعون (۲) والذین ھم عن اللغو معرضون۔

یعنی وہ مومن نجات پا گئے۔ جو اپنی نماز اور اپنی یادِ الٰہی میں خشوع اور فروتنی اختیار کرتے ہیں۔ اور رقت اور گدازش سے ذکرِ الٰہی میں مشغول ہوتے ہیں۔ یہ جو اوپر ذکر ہوا ہے۔ کہ یہ مرتبہ پہلی دو حالتوں میں پایا نہیں جاتا۔ اس کی یہ وجہ ہے کہ خشوع اور عجز و نیاز یا صرف لغو باتوں کو ترک کرنا ایسے انسان سے بھی ہو سکتا ہے۔ جس میں ہنوز بخل کی پلیدی موجود ہے۔ لیکن جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے اپنے اس مالِ عزیز کو ترک کرتا ہے۔ جس پر اس کی زندگی کا مدار اور معیشت کا انحصار ہے اور جو محنت اور تکلیف اور عرق ریزی سے کمایا گیا ہے۔ تب بخل کی پلیدی اس کے اندر سے نکل جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی ایمان میں بھی ایک شدت اور صلابت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ دونوں حالتیں مذکورہ بالا جو پہلے اس سے ہوتی ہیں۔ ان میں یہ پاکیزگی حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ ایک چھپی ہوئی پلیدی ان کے اندر رہتی ہے۔ اس میں حکمت یہی ہے۔ کہ لغویات سے منہ پھیرنے میں صرف ترک شر ہے۔ اور شر بھی ایسی جس کی زندگی اور بقا کے لئے کچھ ضرورت نہیں۔ اور نفس پر اس کے ترک کرنے میں کوئی مشکل نہیں۔ لیکن اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کی خوشنودی کے لئے دینا یہ کسب خیر ہے۔ جس سے وہ نفس کی ناپاکی جو سب ناپاکیوں سے بدتر ہے۔ یعنی بخل دور ہوتا ہے۔ لہٰذا یہ ایمانی حالت کا تیسرا درجہ ہے۔ جو پہلے دو درجوں سے اشرف اور افضل ہے۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم [illegible])

زکوٰۃ کی اہمیت

الغرض اسلام میں صدقات و زکوٰۃ کی اہمیت نہایت ہی واضح ہے۔ اور موجودہ زمانہ کی مشکلات اور مسائل اور الجھنوں کے لحاظ سے تو اس کی اہمیت اور نمایاں ہو جاتی ہے۔ کیونکہ یہ حقوق العباد کی ادائیگی کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ اس سے بہت سی معاشرتی۔ تمدنی اور اقتصادی مشکلات حل ہو جاتی ہیں۔ اسلامی نظامِ حکومت کی مالی بنیادوں کو مضبوط کرتی ہے۔ اور حکومت کے اندر تمام حاجتمندوں اور ضروری محکموں کے مصارف کے انتظام کا ذریعہ بنتی ہے۔ متناسب و متوازن تقسیم زر کا ذریعہ ہے۔ ملکیت اشیاء کے متعلق صحیح ذہنیت قائم کرتی ہے۔ سرمایہ دار اور مزدور کی منافرت دور ہوتی ہے۔ دنیا کو درسِ مساوات و اخوت ملتا ہے۔ مسابقت کی روح کو قائم کرتی۔ تمام استعدادوں اور صلاحیتوں کو کام پر لگاتی اور ادنیٰ سے ادنیٰ افراد کو اعلیٰ سے اعلیٰ ترقیات کا موقعہ بہم پہنچاتی ہے۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

پہلے سوچو — پھر — فیصلہ کرو

میرے والد یونانی فوج میں ایک جرنیل تھے۔ اور سپارٹا کے فوجی طریقہ پر ان کی تربیت ہوئی تھی۔ وہ اپنے بچوں کو بھی ویسی ہی تربیت دینا چاہتے تھے۔ ہمارے گھر میں ایک فوجی بارک کا سا نظم و ضبط پایا جاتا تھا۔ والد صاحب ہر صبح ہمیں اپنے باغ میں سخت جسمانی ورزش کرایا کرتے تھے اور بعد میں خیال رکھتے۔ کہ ہم اپنے مطالعہ میں مصروف ہو گئے ہیں۔ یہاں تک کہ ہمارے اسکول جانے کا وقت ہو جاتا۔ وہ اسکول میں بھی اکثر جاتے۔ اور اس تعلیم کی جو ہم اپنے اساتذہ سے حاصل کرتے نگرانی کیا کرتے۔ ان کا مقصد ہمیں خود انضباطی کی تعلیم دینا تھا۔ اٹھارہ سال کی عمر میں ان کی نصیحت پر عمل کرنے کیلئے تیار ہو گیا۔ مجھے ہرسلز ملٹری اکاڈمی کو روانہ کرتے وقت انہوں نے میرے شانوں کے گرد باہیں حمائل کرتے ہوئے کہا:۔

"کامیابی کا گر جلدی میں فیصلہ کرنے سے پرہیز کرنا ہے۔ پہلے خوب سوچو۔ پھر ٹھنڈے دل سے فیصلہ کرو۔"

چند روز بعد انٹرنس کا امتحان دینے کے لئے ڈیسک کے سامنے گھبرایا ہوا بیٹھا تھا۔ سوالات فرانسیسی زبان میں تھے۔ جس میں میں ابھی تک عبور حاصل نہیں کر سکا تھا۔ میں نے سوال پڑھا جو ٹرگنو میٹری (TRIGNOMETRY) کا تھا۔ مجھے یقین ہو گیا تھا۔ میں اسے حل نہیں کر سکتا۔ میں اتنا گھبرا گیا۔ کہ میرے ذہن میں پہلا خیال یہی آیا کہ امتحان سے باز آؤں۔ اور اکادمی کا خیال ہی چھوڑ دوں۔

لیکن اچانک والد صاحب کی نصیحت یاد آئی۔ اور قدرے سکون حاصل ہوا۔ میں نے دیکھا۔ کہ میری دلچسپی کے اور مضامین بھی ہیں۔ مثلاً فوجی تاریخ اور فن حرب پس میں نے ان ہی سے آغاز کیا۔ انہیں ختم کر لینے کے بعد مجھے اپنے اوپر اعتماد ہو گیا۔ اور پھر میں بلا خوف و خطر ٹرگنو میٹری کی طرف متوجہ ہوا۔ غیر ملکیوں میں سے میں واحد امیدوار تھا۔ جس نے انٹرنس کا امتحان پاس کیا۔ میری کامیابی نے میرے والد صاحب کی اس نصیحت کو صحیح ثابت کر دکھایا۔ جو کہ اس وقت سے لے کر آج تک بہت سے نازک لمحات میں میری رہنمائی کرتی رہی ہے۔

۱۹۱۳ء کی ایک سرد صبح کو جب قسطنطنیہ دروازے پر ہم یونانی فوج کے کمانڈر رجمنٹ نے مجھے رسالہ کے لفٹیننٹ کو اپنے ہیڈ کوارٹر میں طلب کیا۔ ہم پہلی جنگ بلقان لڑ رہے تھے۔ اور یونانی فوج یزنی کا محاصرہ کئے ہوئے تھی۔ بادشاہ نے ہماری صفوں کے پرلے سروں پر لڑنے والے ڈویژنوں کے لئے ایک حکمنامہ لیجانے کے لئے مجھے حکم دیا تاکہ ہم دوسری صبح مل کر یک وقت حملہ کر سکیں۔ اس کے لئے ضروری تھا۔ کہ ڈویژنل کمانڈر کو رات ہی احکام مل جائیں۔ تاکہ وہ ان پر عمل درآمد کرنے کے لئے تیاری کر سکے۔

میں نے سلام کیا۔ کاغذات لے کر واپس آیا اور بڑی تشویش کے عالم میں سوچنے لگا۔ کہ میں کیونکر بروقت وہاں پہنچ سکتا ہوں۔ یہ سولہ گھنٹے کا گھوڑے کا سفر ہے۔ اور آٹھ گھنٹے کے اندر اندر رہو جائے گا۔ میں نے اصطبلوں کی طرف دوڑنا شروع کیا۔

اس دوران میں مجھے میرے والد کی نصیحت یاد آئی۔ میں راستے ہی میں ٹھہر گیا۔ اور پھر اپنے ہیڈ کوارٹر کی طرف لوٹ گیا۔ وہاں جا کر میں نے نقشہ لیا۔ اور اسے بغور دیکھنے میں اپنا قیمتی وقت صرف کیا۔ مجھے معلوم ہوا کہ اگر میں عام راستہ سے جاؤں تو اپنے مقصد میں ناکام رہوں گا۔ ایک دوسرے راستہ سے فاصلہ آدھا رہ جاتا تھا۔ لیکن دشمنوں کی مسلسل گولہ باری کے باعث اسے ترک کر دیا گیا تھا۔

میں نے ٹھنڈے دل سے سوچ کر نزدیکی راستہ اختیار کیا۔ اور بخیریت تمام اندھیرا ہونے سے پہلے پہلے منزل مقصود پر پہنچ گیا۔ اگلی صبح کمانڈر کی ہدایت کے مطابق بڑھا۔ حملہ کامیاب رہا۔ اور فتح کے بعد میں نے محسوس کیا۔ کہ یزنی کے آزاد کرانے میں میرے والد کی نصیحت کا بھی کچھ نہ کچھ حصہ ہے۔

ان کی نصیحت نے میری زندگی کے بعض نازک لمحات میں میری بڑی مدد کی ۱۹۴۰ء کے موسم خزاں میں یہ معلوم ہو چکا تھا۔ کہ مسطائی اٹلی البانیہ کی سرحد کو عبور کر کے یونان پر حملہ آور ہونے والا ہے۔ میں نے ہرچند حکومت کو ترغیب دی۔ کہ وہ فوجوں کو حرکت میں لائے۔ لیکن اس نے لیت و لعل سے کام لیا۔ کیونکہ اسے یہ خیال تھا۔ کہ اس کی ایسی کوئی بھی حرکت اشتعال کا باعث ہو گی۔ جب ۲۸ اکتوبر کی صبح کو اطالویوں نے ایک لشکر جرار۔ وسیع جنگی سامان اور بے اندازہ ہوائی برتری کے ساتھ حملہ کا آغاز کیا۔ تو ہماری فوجوں کی نقل و حرکت بالکل غیر مکمل تھی۔

یونانی عساکر کے کمانڈر انچیف کی حیثیت سے میرے کندھوں پر بڑی بھاری ذمہ داری آپڑی تھی۔ آج تک جس قدر بھی نازک مواقع کا مجھے سامنا کرنا پڑا۔ سب سے زیادہ تحمل کے ساتھ سوچنے اور فیصلہ کرنے کا تھا۔ تشنجی حالات میں جلدی سے اٹھایا ہوا قدم شاید مہلک ثابت ہوتا۔ اس مشکل کا صرف ایک ہی حل تھا۔ اور وہ یہ کہ ہم مہلت حاصل کرنے کی خاطر زمین دشمنوں کے لئے خالی کر دیں۔ کیونکہ ہمیں فوجوں کو مکمل طور پر حرکت میں لانے اور حملہ کو پسپا کرنے کی تیاری کے واسطے ۵ دن درکار تھے۔

میں نے پوری دلچسپی کے ساتھ ایک بہترین جگہ مقابلہ کے لئے منتخب کر لی۔ اور کمک کا انتظار کرنے لگا۔ ہمارے آدمی دن رات سفر کرتے ہوئے کشتی پر۔ ریل پر یا پیدل ملک کے ہر کونے اور سواحل یونان سے آنے شروع ہو گئے حتیٰ کہ کریٹ میں سے بھی جو کہ سینکڑوں میل کے فاصلہ پر تھا۔ ان دنوں میں نے اپنی تشویش کو اپنے ماتحتوں پر قطعاً ظاہر نہ ہونے دیا۔ میں نے پُر امید دکھائی دینے کی ہر ممکن کوشش کی میں دن میں تین مرتبہ کھانا کھاتا۔ ہر کام باقاعدہ وقت پر کرتا۔ اور جب رات کو لیٹتا تو اپنے آپ پر جبر کر کے بھی گہری نیند سو جاتا۔ سکون بھی اتنی ہی تیزی کے ساتھ چھا جاتا جتنی تیزی کے ساتھ خوف افسروں نے خود اعتمادی کا رویہ اپنے آدمیوں میں بھی پیدا کر دیا۔ اور سپاہیوں نے سول آبادی تک پہنچا دیا۔ ہم نے وہ پندرہ نازک دن بغیر اپنا اعتماد نفس کھوئے بخوبی گزار دیئے۔ ہماری فوجیں بروقت مجتمع ہو گئیں۔ اور ہم نے حملہ آوروں کو ان کی زیادہ تعداد کے باوجود مار بھگایا۔

بچپن سے لیکر آج تک اپنی زندگی کے کئی مواقع پر میں اس اعلیٰ نصیحت کا ممنون رہا ہوں۔

"پہلے خوب سوچو۔ پھر ٹھنڈے دل سے فیصلہ کرو۔"

مختلف مقامات پر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت جلسے

کوٹ فتح خان

مورخہ ۹۔ نومبر ۱۹۵۴ء کو بصدارت مکرم کرنل ملک سلطان محمد خان صاحب یوم سیرت النبیؐ جامع مسجد کوٹ فتح خان میں منایا گیا۔ مدرسہ کے طلباء نے حمد خدا۔ نعت اور سلام خوش الحانی سے ادا کئے۔ مکرم میاں اللہ بخش صاحب۔ مولوی محمد نور صاحب خطیب جامع مسجد۔ پیر محمد اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر سکول اور مکرم کرنل سلطان محمد خان صاحب نے اس تقریب میں نمایاں حصہ لیا۔ حاضری تین سَو کے قریب تھی دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

(خاکسار پیر محمد اکبر سیکرٹری تعلیم و تربیت)

دوالمیال ضلع جہلم

نثار احمد صاحب نے تلاوت کی۔

بچوں نے حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کی مشہور نظم "علیک الصلوٰۃ علیک السلام" پڑھی۔

نثار احمد نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

منیر احمد نے درود پڑھنے کی برکات پر تقریر کی مستری غلام محمد صاحب نے سیرۃ النبیؐ کے جلسہ کے منعقد کرنے کی غرض و غایت بیان کی۔

(نائب قائد خدام الاحمدیہ دوالمیال ضلع جہلم)

گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودہا

مورخہ ۹/۱۱/۵۴ کو بعد نماز ظہر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہوا۔ جلسہ میں مستورات نے بھی شرکت فرمائی۔ علاوہ احمدی دوستوں کے غیر احمدی دوست بھی شریک ہوئے۔

مولوی محمد اشرف صاحب۔ ملک محمد احمد صاحب و صدر صاحب نے آنحضرت کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریریں فرمائیں (محمد خلیل الرحمٰن سیکرٹری مال جماعت احمدیہ)

لاٹھیانوالہ چک ۱۹۴ ر ب

لاٹھیانوالہ ۱۹۴ ر ب ضلع لائلپور بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں سیرۃ النبی اکرمؐ کا جلسہ کیا گیا۔ چوہدری برکت علی صاحب قائد اور خاکسار نے شان رسول کے موضوع پر تقریریں کیں۔ اور جلسہ خیر و خوبی کے ساتھ دعا پر ختم ہوا۔

(خاکسار حکیم رحیم بخش)

مسن باڈہ!

۹۔ نومبر کو جماعت احمدیہ مسن باڈہ کے زیر اہتمام سیرت النبیؐ کا جلسہ منعقد کیا گیا۔ مرزا فتح محمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم کی۔ عزیز بشیر احمد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نعتیہ نظم پڑھی۔ اس کے بعد مولوی غلام حیدر صاحب مبلغ حلقہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بیان فرمائی۔ آخر میں مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ سلسلہ احمدیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے "کامل اسوۂ حسنہ" ہونے پر روشنی ڈالی۔ اور بتایا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنی نوع انسان میں سے ہر ایک فرد کے لئے نہایت واضح اور کامل عملی نمونہ ہیں (محمد صدیق سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ مسن باڈہ)

مونگ

بعد از نماز ظہر و عصر جلسہ سیرت النبیؐ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم و نعت خوانی کے بعد سید حیدر شاہ صاحب سیکرٹری تبلیغ نے تقریر کی۔ جس کا عنوان تھا "تربیت نبویؐ" پھر خاکسار نے بیان کیا۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے ایک ایک حکم پر عمل کر کے اسوہ حسنہ قائم کیا۔ جلسہ دعا پر ختم ہوا۔ (خاکسار عبد العزیز از مونگ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور پاکیزہ کرتی ہے۔

دسمبر ۱۹۵۴ء میں آپکی قیمت اخبار ختم ہے

مہربانی کر کے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں۔ نمبر کا حوالہ کوپن پر ضرور درج فرمائیں۔ جلسہ پر قیمت ادا کرنے کا وعدہ نہ کریں۔ جلسہ میں آپ کو بہت کم فرصت ملتی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس فہرست کو ملاحظہ فرماتے ہی قیمت اخبار سالانہ -/۲۴ روپے۔ ششماہی -/۱۳ روپے۔ سہ ماہی سات روپے بھجوا دیں تاکہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ بصورت دیگر مجبوراً تا وصولی قیمت اخبار روکنا پڑے گا۔

۲۷۵ حاجی غلام احمد خان صاحب ۳۱ دسمبر ۵۴ء
۴۷۰ میاں ہدایت اللہ صاحب ۳۱ " "
۱۶۲۸ جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب ۳۱ " "
۱۸۹۸ ملک سراج الدین صاحب ۲۲ " "
۲۵۵۶ ایم محمد یوسف صاحب ۲۴ " "
۲۷۱۸ خان بہادر دلاور خان صاحب ۳۱ " "
۵۳۰۴ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب ۳۱ " "
۵۷۴۳ چوہدری شریف احمد صاحب ۲۵ " "
۷۲۴۰ " سردار خان صاحب ۳۱ " "
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب " " "
۹۹۴۷ شیخ مولا بخش صاحب محمد حسین صاحب " " "
۱۰۴۰۰ چوہدری فضل الٰہی صاحب " " "
۱۵۵۲۵ میاں عزیز حسین صاحب ۱۴ " "
۱۵۶۰۳ چوہدری تاج دین صاحب ۳۱ " "
۱۵۹۶۳ مولوی محمد عرفان صاحب " " "
۱۵۹۸۰ چوہدری محمد شریف صاحب " " "
۱۶۱۵۱ مستری غلام محمد صاحب " " "
۱۶۲۷۳ شیخ اسلام باری صاحب ۱۴ " "
۱۶۳۷۱ میاں احمد خان صاحب ۱۹ " "
۱۶۶۵۱ راجہ فضل داد صاحب ۳۱ " "
۱۶۷۷۱ میاں فضل الرحمٰن صاحب ۱۴ " "
۱۶۹۳۵ چوہدری محمد صدیق صاحب ۱۹ " "
۱۶۹۵۹ چوہدری سردار خان صاحب ۳۱ " "
۱۶۹۹۶ مولوی فضل دین صاحب ۳۱ " "
۱۷۴۱۳ ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب ۲۱ " "
۱۷۸۸۶ چوہدری غلام حیدر صاحب ۸ " "
۱۷۸۸۸ جمال الدین صاحب ۳۱ " "
۱۷۹۰۰ حکیم سردار محمد صاحب " " "
۱۷۹۴۷ سید فرزان علی شاہ صاحب " " "
۱۸۰۲۳ کپتان ایس۔ بی ملک صاحب " " "
۱۸۲۰۵ چوہدری محمود اللہ صاحب ۷ " "
۱۸۳۵۴ محمد علی صاحب درانی ۳۱ " "
۱۹۹۷۱ چوہدری غلام حیدر صاحب ۲۱ " "
۲۰۱۴۷ چوہدری عبد اللہ خان صاحب ۳۱ " "
۲۰۲۵۲ ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب " " "
۲۰۳۳۵ شیخ محمد دین صاحب " " "

۲۰۴۲۷ سردار بشیر اللہ صاحب ۳۱ دسمبر ۵۴ء
۲۰۴۶۶ حکیم محمد افضل خان صاحب " " "
۲۰۴۷۹ ہیڈ ماسٹر صاحب گھٹیالیاں ۱۴ " "
۲۰۷۱۵ محمد شریف صاحب محمد لطیف صاحب ۳۱ " "
۲۰۷۵۴ چوہدری نذیر احمد صاحب ۳۱ " "
۲۱۰۲۵ ماسٹر برکت علی صاحب ۳۱ " "
۲۱۰۵۰ چوہدری غلام احمد صاحب لسبرا ۳۱ " "
۲۱۲۲۴ جمعدار محمد نصیب صاحب ۳۱ " "
۲۱۲۴۲ رحمن پنساری ۱۲ " "
۲۱۴۰۰ عبد القادر صاحب محمد ادریس صاحب ۳۱ " "
۲۱۴۹۲ حکیم فتح محمد صاحب ۳۱ " "
۲۱۵۹۹ ڈاکٹر ایس۔ ایم عبد اللہ صاحب ۳۱ " "
۲۱۶۷۷ چوہدری عبد الحی صاحب ۳۱ " "
۲۱۸۱۵ چوہدری شہاب الدین صاحب ۳۱ " "
۲۱۹۹۳ " محمد ابراہیم صاحب بالی مولا بخش صاحب ۲۵ " "
۲۲۰۳۵ راجہ خان بہادر صاحب ۳۱ " "
۲۲۰۳۸ چوہدری مبارک علی صاحب ۳۱ " "
۲۲۰۷۰ ملک محمد شفیع صاحب ۲۲ " "
۲۲۰۹۵ چوہدری محمد عبد اللہ صاحب ۳۱ " "
۲۳۰۲۴ ملک ظہور الدین صاحب ۳۱ " "
۲۳۰۳۰ چوہدری حیات محمد صاحب ۳۱ " "
۲۳۳۵۴ چوہدری بشیر احمد صاحب ۲۴ " "
۲۳۳۷۱ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب [illegible] ۳۱ " "
۲۳۴۰۰ کپتان ڈاکٹر بشیر احمد صاحب قادیان ۳۱ " "
۲۳۴۵۶ ماسٹر فضل دین صاحب ۱۷ " "
۲۳۴۶۹ سید احمد صاحب وکیل ۲۳ " "
۲۳۵۱۱ حمید شوز ایجنسی ۱۵ " "
۲۳۵۲۱ شیخ فیروز الدین صاحب ۳۱ " "
۲۳۵۴۴ چوہدری محمد اختر صاحب ۳۱ " "
۲۳۵۵۱ مولوی محمد مبارک صاحب ۳۱ " "
۲۳۵۵۴ چوہدری نتھے خان صاحب ۳۱ " "
۲۳۵۶۵ چوہدری غلام رسول صاحب ۳۱ " "
۲۳۷۸۷ ذکی جنرل سٹور ۱۸ " "
۲۳۸۲۱ چوہدری شاہ محمد صاحب ۹ " "
۲۳۸۲۵ چوہدری محمد حسین صاحب ۱۶ " "
۲۳۸۳۰ شیخ عظیم الدین صاحب ۱۸ " "

۲۳۸۴۷ میاں محمد یوسف صاحب ۳۱ دسمبر ۵۴ء
۲۳۹۵۹ چوہدری حسام الدین صاحب ۳۱ " "
۲۴۰۲۳ شیخ فضل حق صاحب ۳۱ " "
۲۴۰۲۷ حکیم عبد المجید صاحب ۱۲ " "
۲۴۰۶۴ نواب اکبر یار جنگ بہادر ۶ " "
۲۴۱۰۳ نواب زادہ محمد امین خان صاحب ۳۱ " "
۲۴۱۱۴ چوہدری طالب دین صاحب ۳۱ " "
۲۴۱۲۶ میاں حیدر علی صاحب " " "
۲۴۱۳۰ صوبیدار میجر اللہ دتہ صاحب " " "
۲۴۱۳۵ ماسٹر نواب الدین صاحب " " "
۲۴۱۳۹ چوہدری علیم الدین صاحب " " "
۲۴۱۴۰ حاجی قمر الدین صاحب " " "
۲۴۱۴۷ چوہدری محمد دین صاحب " " "
۲۴۱۵۷ سیکرٹری صاحب تنظیم " " "
۲۴۲۶۹ قاضی محمد ابراہیم صاحب ۳۱ " "
۲۴۲۹۴ محمد شفیع صاحب ۵ " "
۲۴۳۸۹ مستری اللہ دتہ صاحب ۲۱ " "
۲۴۴۳۱ سلیم احمد صاحب ۱۹ " "
۲۴۴۳۶ غلام محمد صاحب ۹ " "
۲۴۴۴۴ راجہ نواب علی صاحب ۱۲ " "
۲۴۴۴۵ ملک غلام حسین صاحب ۱۸ " "
۲۴۴۶۲ شیخ فیروز الدین صاحب ۱۱ " "
۲۴۵۸۸ چوہدری مہر دین صاحب ۳۱ " "
۲۴۷۳۵ میاں محمد ابراہیم صاحب ۳۱ " "
۲۴۷۸۷ چوہدری خورشید احمد صاحب ۹ " "
۲۴۸۳۴ ماسٹر برکت علی صاحب ۳۱ " "
۲۴۸۵۰ محمد علیم صاحب ۲ " "
۲۴۸۵۴ سید حسین شاہ صاحب ۳ " "
۲۴۸۵۶ منیجر صاحب لطیف نگر ۵ " "
۲۴۸۵۸ چوہدری نبی احمد صاحب ۵ " "
۲۴۸۷۱ جماعت کوٹ مولا بخش ۹ " "
۲۴۸۸۴ ایم۔ اے رشید احمد صاحب ۳۱ " "
۲۴۸۹۲ چوہدری سردار خان صاحب ۳۱ " "
۲۴۸۹۴ " رحیم بخش صاحب ۳۱ " "
۲۴۸۹۶ شیخ قادر بخش صاحب ۳۱ " "
۲۴۸۹۹ سید ظہور احمد صاحب ۳۱ " "
۲۴۹۰۹ چوہدری محمد نصیب صاحب ۳۱ " "
۲۴۹۱۴ چوہدری غلام محی الدین صاحب ۳۱ " "
۲۴۹۱۵ مولوی نور دین صاحب ۳۱ " "
۲۴۹۲۴ چوہدری نذیر احمد صاحب ۳۱ " "
۲۴۹۲۸ چوہدری علاؤ الدین صاحب ۳۱ " "
۲۵۰۱۹ چوہدری غلام احمد صاحب ۱۹ " "
۲۵۰۹۸ کمال الدین صاحب ۱۹ " "
۲۵۱۰۳ چوہدری نذیر حسین صاحب ۳۱ " "
۲۵۱۲۴ میجر غلام محمد صاحب اقبال ۱۲ " "
۲۵۱۲۸ محمد قاسم صاحب ۳۱ " "
۲۵۱۳۱ کرنل ٹی۔ ڈی احمد صاحب ۵ " "
۲۵۱۳۱ ڈاکٹر عبد الصمد صاحب ۱۵ " "

۲۵۱۷۶ میاں رحمت اللہ صاحب ۹ دسمبر ۵۴ء
۲۵۱۷۸ میاں محمد صاحب ممبردار ۳۱ " "
۲۵۱۹۷ میاں شہاب الدین صاحب ۲۵ " "
۲۵۲۰۱ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم ۳۱ " "
۲۵۲۲۳ میاں گل محمد صاحب ۲۶ " "
۲۵۲۳۲ بابو عطاء اللہ الٰہی بخش صاحب ۱۵ " "
۲۵۲۳۷ مرزا عبد الرؤف صاحب ۳۱ " "
۲۵۲۴۸ چوہدری رحمت خان صاحب ۲۵ " "
۲۵۲۵۶ محمود احمد خان صاحب ۳۱ " "
۲۵۲۸۱ کیپٹن سید محمود احمد شاہ صاحب ۱۹ " "
۲۵۲۸۵ خان بہادر ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ۲۳ " "
۲۵۳۱۰ بابو عبد الغنی صاحب ۲۰ " "
۲۵۳۲۵ محمد شریف صاحب امینی ۳۱ " "
۲۵۳۴۵ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مانگٹ ۱۹ " "
۲۵۳۶۳ بابو محمد مسعود صاحب ۲۲ " "
۲۵۳۶۷ چوہدری محمد قدیر صاحب ڈار ۳۱ " "
۲۵۳۷۰ خواجہ عبد الرشید صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۷۲ کیپٹن نواب علی صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۷۴ چوہدری محمد حسین صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۷۸ ڈاکٹر سید احمد صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۸۳ چوہدری لطیف احمد صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۹۱ صدیق امیر علی صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۹۲ چوہدری عبد القادر صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۹۴ کرامت اللہ خان صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۹۵ چوہدری محمد حیات صاحب ۳۱ " "
۲۵۳۹۸ شیخ محمد صدیق صاحب ۷ " "
۲۵۴۱۰ مولوی ابو الوقار صاحب ۳۱ " "
۲۵۴۴۴ شیخ محمد خورشید صاحب ۱۷ " "
۲۵۴۶۰ میاں مقبول احمد صاحب ۳۱ " "
۲۵۴۷۰ شیخ اعجاز احمد صاحب ۳۱ " "
۲۵۵۰۵ خورشید احمد صاحب ۲۲ " "
۲۵۵۲۵ چوہدری نصیر احمد خان صاحب ۱۳ " "
۲۵۵۳۲ چوہدری عبد الغفور صاحب ۸ " "
۲۵۵۳۶ ماسٹر رشید احمد صاحب ۸ " "
۲۵۵۵۴ ڈاکٹر عنایت اللہ صاحب ۲۶ " "
۲۵۵۸۱ عبد القادر صاحب ۳۱ " "

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

"اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کرو"

اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دیں۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں "پیارے خدا کی پیاری باتیں" اور "پیارے رسول کی پیاری باتیں"۔ ۵۰۰ احادیث وغیرہ اور انگریزی کتابیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" "رسول کریم کے بے نظیر کارنامے" وغیرہ منگوایئے۔ ہم نصف قیمت میں پہنچا دینگے۔ اس طرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں۔ پاکستانی احباب جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس قیمت جمع کرا سکتے ہیں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

اسلام میں زکوٰۃ و صدقات کی اہمیت اور ضرورت (بقیہ صفحہ ۵)

پھر زکوٰۃ دینے والے کو اس کی ادائیگی کی وجہ سے نقصان نہیں پہنچنے دیتی۔ تجارت کو فروغ اور اموال میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔ اموال حرام کی ملونی سے پاک وصاف ہوتے ہیں۔ غرباء کی عزتِ نفس مجروح ہوئے بغیر اور ان کے وقار کو ٹھیس لگے بغیر ان کی مناسب اور مفید مدد ہوتی ہے۔ تمام قسم کے شر کے ترک اور خیر کے کسب کا ذریعہ بنتی ہے۔ پھر قوم کے اندر مکارم اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔ اور فرد و جماعت دونوں کے تطہیر و تزکیہ اور فلاح کا موجب ہے۔ یہ فوائد اس قدر عظیم الشان۔ اتنے وسیع۔ اتنے دور رس اور اتنے شاندار ہیں۔ کہ ان کے تصور کے بعد زکوٰۃ کی اہمیت اور ضرورت کے سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہو سکتی۔ حدیث نبوی ان الاسلام بدأ غریبا کما بدأ فطوبیٰ للغرباء کے ماتحت اسلام کی ابتدا غرباء سے ہی ہوئی۔ اور غرباء کو اسلام میں بہت بڑی بشارت دی گئی ہے۔ لاریب یہ بشارت غرباء کو نہ اور کسی مذہب میں حاصل ہے۔ نہ کسی مادی نظام میں۔ کیونکہ اسلام نے ہی غرباء کی باعزت زندگی اور باوقار معیشت کا صحیح انتظام کیا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا الفقر فخری۔ فقر حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر کیوں نہ ہوتا۔ جبکہ فقراء نے حضورؐ کی تعلیم کے ذریعہ سے حیاتِ نو اور روحانی زندگی حاصل کی۔ خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو یہ ارشاد فرمایا۔ وصل علیھم ان صلوٰتک سکن لھم۔ کہ اے نبی۔ تم لوگوں کے اموال میں سے صدقات کا مال لو۔ اور پھر جہاں ان کو تمام ظاہری اور باطنی نقائص سے پاک وصاف کرو۔ وہاں ان کے لئے دعائیں بھی کرو۔ کیونکہ تمہاری دعائیں ان کے لئے آرام و راحت کا موجب ہیں۔

کتنے مبارک ہیں وہ مومن جو زکوٰۃ کے فریضہ کی ادائیگی سے سید المرسلین فخر کائنات خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعاؤں کے وارث بنتے ہیں۔ اور کتنے مبارک ہیں وہ غرباء جن کو اسلام کے ذریعہ سے یہ "طوبیٰ" ملی۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

بارہ بنکی اور دیوہ شریف کے درمیان سنگھیوں کی گرفتاری

لکھنؤ (دیر سے موصول شدہ) گورنر جنرل مسٹر غلام محمد جب اموسی کے ہوائی اڈہ سے دیوہ شریف روانہ ہوئے۔ تو راستہ میں ان کے قافلہ کو نو میل کے بعد رک جانا پڑا۔ کیونکہ ان کی موٹر میں پنکچر ہو گیا تھا۔ گورنر جنرل ساڑھے بارہ بجے دیوہ شریف پہنچے۔ جہاں سے وہ سیدھے اپنے مرشد کے مزار پر چلے گئے۔ مزار پر فاتحہ پڑھی اور ایک چادر بھی چڑھائی۔ گورنر جنرل کی آمد کے سلسلہ میں راستہ میں پہرہ کا زبردست انتظام کیا گیا۔ بارہ بنکی اور دیوہ شریف کے درمیان سواریوں کی آمد و رفت بالکل بند کر دی گئی تھی۔ اس دوران میں مقامی پولیس نے چند جن سنگھیوں کو بھی گرفتار کیا۔ جو کسی مناسب مظاہرہ کی کوشش کر رہے تھے۔ مزار سے دیوہ شریف تک گورنر جنرل کو بہت سے شناسا ملے جن سے انہوں نے بات چیت کی۔ اور اپنے جاننے والوں کی مزاج پرسی کی۔

نئی دہلی ۱۷ نومبر۔ ہندوستان کے نائب وزیر خارجہ نے ایوان عام میں کہا کہ حکومت ہند کو ایسی کسی تجویز کا علم نہیں کہ ۔۔۔ ہے۔ اور جس کے جہاد کا رخ غیروں کے بجائے اپنوں ہی کی جانب ہوتا ہے۔"

بقیہ لیڈر (صفحہ ۳ سے آگے)

ہڑتال رہی۔ مزدوروں اور طلباء کے ایک غضبناک مجمع نے اخوان المسلمین کے صدر دفتر میں آگ لگا دی۔ کل جب وزیر اعظم اسکندریہ سے بذریعہ ٹرین قاہرہ پہنچے۔ تو دو لاکھ کے مجمع نے ان کا خیر مقدم کیا۔ اور غداروں کو پھانسی دینے کا مطالبہ کیا۔

اور اس کے بعد کی جو مسلسل خبریں ہیں۔ صدر مجلس اخوان کی معزولی صدہا ارکان مجلس کی گرفتاری وغیرہا۔ ان کی تو روشنائی بھی ابھی خشک نہیں ہونے پائی ہے۔ یہ خبریں مجلس کے مخالفین کے لئے جتنی بھی مسرت انگیز ہوں۔ مجلس کے ہوا خواہوں اور مخلصوں کا سر شرم سے جھکا دینے والی اور ان کی آنکھیں خون کے آنسوؤں سے رلا دینے والی ہیں۔ یہ آخر ہماری کیا شامت ہے۔ کہ مصر ہو یا پاکستان ہو۔ انڈونیشیا ہو (الحمد للہ کہ ہندوستان سر دست اس بلا سے محفوظ ہے) جو تحریک بھی ہمارے ہاں کامل تجدید دین کی اخلاص کے ساتھ اٹھتی ہے۔ وہ بہت جلد ہوش کو گم کر کے محض جوش کا راستہ اختیار کر لیتی اور خوارج کے نقش قدم پر چلنے لگتی ہے جس کی پہلی منزل خانہ جنگی ہے۔

اعلان نکاح

میرے برادر کلاں حکیم محمد افضل صاحب فاروقی سکرٹری جماعت احمدیہ اوچ شریف کا نکاح رانا فیض بخش صاحب نون انسپکٹر فارمنگ سوسائٹیز کی دختر نیک اختر زرینہ بیگم کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپے حق المہر پر دیوان سید عبد القادر شاہ صاحب امیر جماعت احمدیہ اوچ شریف نے پڑھا۔ تمام قارئین کرام سے درخواستِ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو برکت کا موجب بنائے آمین۔

حکیم محمد اشرف شاکر اوچ شریف ریاست بہاولپور